ازعدالتِ عظمیٰ

تاریخ فیصلہ: 16 مئی 1952

گرنارائن داس ودیگر

بنام

گرتاہل داس اور دیگراں

[سید فضل علی اور ویوین بوس جسٹس صاحبان]

ہندو قانون-سدرا کا غیر قانونی بیٹا-باپ کی علیحدہ جائیداد کی تقسیم کا مطالبہ کرنے کا حق۔

ہندو قانون کے تحت، اگرچہ سدرا کا ناجائز بیٹا اپنے والد کی زندگی کے دوران تقسیم کو نافذ نہیں کر سکتا، لیکن وہ اپنے والد کی موت کے بعد تقسیم کو نافذ کر سکتا ہے اگر والد اپنے ضمانتوں سے الگ تھا اور اس نے علیحدہ جائیداد اور جائز بیٹے چھوڑے ہیں۔

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 104، سال 1950۔

پٹنہ میں نظامِ عدلیہ کی عدالت عالیہ (منوہر لال اور مکھرجی جسٹس صاحبان) کے 9 اپریل 1947 کے فیصلے اور ڈگری سے اپیل، پہلی اپیل نمبر 68، سال 1944 میں، جو 23 دسمبر 1943 کے فیصلے اور ڈگری سے پیدا ہوتی ہے، پہلے ایڈیشنل ماتحت جج، گیا عدالت، سوٹ نمبر 4، سال 1941 میں۔

اپیل گزاروں کی طرف سے گربچن سنگھ (منوہر لال سچدیو، ان کے ساتھ)۔

مدعا علیہ نمبر 4 کے قانونی نمائندے کے لیے ایس بی جتھر۔

16.1952 مئی۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:52
I attest to the accuracy and
integrity of this document

عدالت کا فیصلہ جسٹس فضل علی نے سنایا۔

یہ اپیل تقسیم کے ایک مقدمے سے پیدا ہوتی ہے جسے ٹرائل عدالت نے مسترد کر دیا تھا لیکن پٹنہ کی عدالت عالیہ نے اپیل پر اسے منظور کر لیا تھا۔ مقدمے کے مادی حقائق مختصر طور پر درج ذیل ہیں:-

ایک رام بلاس داس کے 2 بیٹے تھے، بدپرکاش داس اور نندکشور داس۔ نندکشور داس کے کئی بیٹے تھے، مدعی، گرتل داس ان کے ناجائز بیٹوں میں سے ایک تھے۔ موجودہ مقدمہ گرتل داس نے 4 افراد کے خلاف دائر کیا تھا، جن میں نندکشور داس کے بیٹے گرنارائن داس اور جے نارائن داس، شبتل داس جو مبینہ طور پر نندکشور داس کے ناجائز بیٹوں میں سے ایک تھے، اور مسماۃ رام بھولی کور، نانک شرن داس کی بیوی، نندکشور داس کے بیٹوں میں سے ایک۔ ایک اور شخص، کلدیپ داس، جو نندکشور کے بھائی، بدپرکاش داس کی بیٹی کا بیٹا تھا، نے مقدمہ قائم ہونے کے بعد اس میں مداخلت کی اور اسے پانچویں مدعاعلیہ کے طور پر شامل کیا گیا۔ دوسرے مدعاعلیہ جے نارائن داس کی موت کے بعد اس کی بیوی سورت کیور کو ریکارڈ پر لایا گیا۔

مدعی کا مقدمہ یہ تھا کہ بدپرکاش داس اور نندکشور داس نے ایک مشترکہ ہندو خاندان تشکیل دیا، اور یہ کہ بدپرکاش داس اپنے بھائی نندکشور کے ساتھ مشترکہ حالت میں بغیر کسی مردانہ مسئلہ کے مر گیا، جس کے نتیجے میں مشترکہ خاندانی جائیداد اس پر منتقل ہو گئی۔ اس کے بعد، مدعی اور مدعاعلیہان کے درمیان جائیدادوں کے انتظام اور ان سے لطف اندوز ہونے کے حوالے سے تنازعات پیدا ہوئے، جس نے مدعی کو تقسیم کے لیے موجودہ مقدمہ دائر کرنے پر مجبور کیا۔ مدعی نے الزام لگایا کہ فریقین سدرا تھے اور ان کا تعلق فقیروں کے نانک شاہی فرقے سے تھا، اور یہ کہ وہ اور تیسرا مدعاعلیہ، شبتل داس، ایک باندی کے ذریعے نندکشور داس کے داسی پترا، اور جے نارائن داس اور گرنارائن داس بھی ایک اور باندی کے ذریعے نندکشور کے داسی پترا تھے۔

اس مقدمے کا مقابلہ بنیادی طور پر پہلے مدعاعلیہ گرنارائن داس اور مسماۃ سورت کیور نے کیا تھا، مندرجہ ذیل درخواستوں پر:- سب سے پہلے، یہ کہ یہ مقدمہ تقسیم کے مقدمے کے طور پر قابل

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:52
I attest to the accuracy and
integrity of this document

سماعت نہیں تھا، کیونکہ مدعی کے پاس کبھی بھی ان جائیدادوں کا قبضہ نہیں تھا جن کی اس نے تقسیم کا دعوی کیا تھا، دوسرا یہ کہ مدعا علیہان کا خاندان سدر اس نہیں تھا بلکہ دو یچاس اور ایک ناجائز بیٹا تقسیم کے لیے مقدمہ نہیں کر سکتا تھا، تیسرا یہ کہ مدعا علیہان نے مدعی اور شبتل داس کے ساتھ ایک مشترکہ ہندو خاندان نہیں بنایا، چوتھا یہ کہ مسماۃ رام بھولی کیور نانکشرن داس کی بیوہ نہیں تھی، اور پانچواں یہ کہ مدعی اور شبتل داس نند کشور داس کے بیٹے نہیں تھے۔ مسماۃ رام بھولی کیور کا معاملہ یہ تھا کہ فریقین دو یچاس تھے نہ کہ سدر اس، اور مدعا علیہ نمبر 5، کلدیپ داس نے اسی اثر کی استدعا کی اور مزید الزام لگایا کہ بدپر کاش داس نند کشور داس سے الگ تھا، کہ اگرچہ وہ جائیدادوں کو حدِ پیمائش سے تقسیم نہیں کرتے تھے، لیکن وہ پیداوار کو آدھا آدھا تقسیم کرتے تھے، اور یہ کہ بدپر کاش داس کی بیٹی کے بیٹے کی حیثیت سے جائیدادوں میں اس کا حصہ اس کے قبضے میں تھا اور انہیں تقسیم کا موضوع نہیں بنایا جاسکتا تھا۔ شبتل داس نے مدعی کے دعوے کی حمایت کی۔

ٹرائل عدالت نے دیگر باتوں کے علاوہ یہ کہتے ہوئے مقدمہ خارج کر دیا کہ (1) مدعی کے کسی بھی جائیداد پر مشترکہ قبضہ نہ ہونے بنائے نالش سے تقسیم کا مقدمہ قابل سماعت نہیں تھا، (2) فریقین سدر اس تھے، (3) کہ بدپر کاش داس اور نند کشور داس مشترکہ تھے اور الگ الگ نہیں تھے، (4) مدعی کے خلاف کارروائی کی کوئی وجہ نہیں تھی، اور (5) یہ کہ شبتل داس نے یہ ثابت نہیں کیا تھا کہ وہ نند کشور کا بیٹا ہے، ٹرائل عدالت کے فیصلے کے خلاف مدعی نے پٹنہ میں عدالت عالیہ میں اپیل کو ترجیح دی، اور کلدیپ داس نے اس نتیجے کو چیلنج کرتے ہوئے ایک اعتراض دائر کیا کہ بدپر کاش اپنے بھائی نند کشور کے ساتھ مشترکہ تھا۔ عدالت عالیہ نے ٹرائل کورٹ کے فیصلے کو الٹ دیا اور فیصلہ دیا کہ (1) فریقین سدر اس تھے نہ کہ دو یچا، (2) کہ بدپر کاش کی موت اپنے بھائی نند کشور سے علیحدگی کی حالت میں ہوئی، اور (3) کہ حق کے اعلان کے لیے کوئی مقدمہ ضروری نہیں تھا اور مدعی کی مناسب عدالتی فیس ادا کرنے میں ناکامی اسے مناسب راحت دینے کی راہ میں رکاوٹ نہیں بننا چاہئے۔ عدالت عالیہ اور ٹرائل عدالت دونوں نے پایا کہ مدعا علیہان نمبر 1 اور 2، گرنارائن داس اور جے نارائن داس، نند کشور داس کے جائز بیٹے تھے۔ مذکورہ بالا نتائج پر، عدالت عالیہ نے ایک ابتدائی

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:52
I attest to the accuracy and
integrity of this document

ڈگری منظور کی جس میں ہدایت کی گئی کہ شبتل داس کے علاوہ مدعی اور مدعاعلیہان کو جائیدادوں کی علیحدہ الاٹمنٹ کی جانی چاہیے۔

پہلے اپیل کنندہ کی جانب سے ہمارے سامنے یہ دلیل دی گئی کہ نچلی عدالتوں کا یہ نتیجہ کہ فریقین سدرا تھے درست نہیں تھا اور اسے مسترد کر دیا جانا چاہیے۔ تاہم یہ دلیل ناکام ہونا چاہیے، کیونکہ ہمیں ٹرائل کورٹ اور پہلی اپیلٹ کورٹ کے بیک وقت نتائج میں خلل نہ ڈالنے کے اس عدالت کے اچھی طرح سے قائم عمل سے الگ ہونے کی کوئی معقول وجہ نہیں ملتی ہے۔ موجودہ معاملے میں، یہ نتیجہ کہ فریقین سدراہیں زیادہ تر زبانی شواہد پر مبنی ہے، اور عدالت عالیہ کے فاضل ججوں نے اپنے نتیجے پر پہنچنے میں ان جائزوں کو نظر انداز نہیں کیا ہے جو اس سوال کا تعین کرنے کے لیے مستند فیصلوں کے سلسلے میں رکھے گئے ہیں کہ آیا کوئی شخص دوبارہ پیدا ہونے والی برادری سے تعلق رکھتا ہے یا سدرا برادری سے۔

اگلا سوال جس پر ہمارے سامنے بہت سنجیدگی سے بحث ہوئی وہ یہ تھا کہ کیا بدپر کاش داس اور نند کشور داس مشترکہ تھے یا الگ۔ اس سوال پر، دونوں نچلی عدالتوں نے متضاد خیالات کا اظہار کیا ہے، لیکن ہمارے سامنے موجود شواہد پر محتاط غور کرنے پر، ہم عدالت عالیہ کے دانشور ججوں سے اتفاق کرنے کے لیے مائل ہیں، جو پورے شواہد کا جائزہ لینے کے بعد اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ بدپرکاش داس کی موت نند کشور سے علیحدگی کی حالت میں ہوئی۔ یہاں ٹرائل جج کے فیصلے سے درج ذیل اقتباس کا حوالہ دینا مادی ہوگا جس میں وہ اس سوال پر ثبوت کا خلاصہ کرتا ہے:-

> "ریکارڈ پر موجود زبانی شواہد سے یہ بات بالکل واضح ہے کہ بدپرکاش ایک الگ گھر میں رہتا تھا اور فصلیں حاصل کرتا تھا۔ اس مدعاعلیہ (مدعاعلیہ نمبر 5 کلدیپ داس) نے 1936 کی نمائش B (2) چوکیداری رسید (رجسٹر نمبر 283) اور نمائش C1(بدپرکاش کے نام پر نمبر 284 دکھانے والے تشخیص رجسٹر کی کاپی) بھی دائر کی ہے جس سے یہ ظاہر ہو سکتا ہے کہ ممکنہ طور پر بدپرکاش علیحدہ چوکیداری ٹیکس ادا کر رہا تھا۔ مدعاعلیہ نمبر 5 نے A-1، A-5، A-4، A-6، A-10 اور A-12 کے نشان

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:52
I attest to the accuracy and integrity of this document

والے کچھ خطوط بھی دائر کیے ہیں، جن سے نہ صرف یہ ظاہر ہوتا ہے کہ یہ مدعاعلیہ مدعا علیہان کے خاندان سے تعلق رکھتا ہے، بلکہ یہ بھی کہ اسے وقتاً فوقتاً اناج اور رقم پیش کی جاتی تھی۔ لیکن ان دستاویزات میں سے کوئی بھی واضح طور پر یہ نہیں دکھاتا کہ بدپرکاش اور نند کشور کے درمیان تقسیم ہوئی تھی یا مدعاعلیہ نمبر 5 نے کبھی کسی جائیداد پر قبضہ کیا تھا، کیونکہ وہ بدپرکاش کا وارث تھا۔ یقیناً اس کی حمایت کرنے کے لیے کچھ زبانی ثبوت موجود ہیں۔ لیکن مجھے نہیں لگتا کہ اس ثبوت پر غور کرنے اور اس پر غور کرنے سے کہ بدپرکاش کی نند کشور سے علیحدگی ثابت ہوئی ہے۔ مدعاعلیہ نمبر 5 کے وکیل نے زور دے کر کہا ہے کہ بہار رپورٹ، جلد 4 (38-1937) پریوی کونسل کے صفحہ 302 پر بیان کردہ فیصلے کی روشنی میں زیر غور حالات مدعاعلیہ کے مقدمے کی حمایت کریں گے کیونکہ ختیان میں بدپرکاش اور نند کشور کا متعین حصہ تھا (نمائش G1 اور G2)۔ میں اس نکتے پر فاضل وکیل سے اتفاق کرنے کے لیے تیار نہیں ہوں، کیونکہ اس بات کو ظاہر کرنے کے لیے کاغذ کا کوئی ٹکڑا موجود نہیں ہے کہ بدپرکاش یا اس کے بعد بھی کلدیپ داس نے علیحدہ سے کسی جائیداد پر قبضہ کیا، یا کبھی بدپرکاش نے علیحدگی کا کوئی ارادہ ظاہر کیا، میں توقع کرتا ہوں کہ اگر بدپرکاش الگ ہو گیا ہوتا، تو کم از کم اس کی موت کے بعد مدعاعلیہ نمبر 5 متنازعہ جائیدادوں سے اپنی آمدنی کا حساب کتاب رکھتا، خاص طور پر اس لیے کہ وہ دور کی جگہ پر رہتا تھا۔ ایسا لگتا ہے کہ اس نے جائیداد کی دیکھ بھال کرنے یا اپنے مبینہ شریک حصص داروں سے کھاتوں کا مطالبہ کرنے کی کبھی پرواہ نہیں کی۔"

شواہد کا یہ خلاصہ سب سے پہلے یہ ظاہر کرتا ہے کہ دونوں بھائی الگ الگ گھروں میں رہتے تھے، دوسرا یہ کہ وہ الگ الگ چوکیداری ٹیکس ادا کرتے تھے، اور تیسرا یہ کہ بدپرکاش وقتاً فوقتاً نند کشور سے اناج اور رقم وصول کرتا تھا۔ ٹرائل جج نے یہ بھی مشاہدہ کیا ہے کہ ختیان، نمائش G1 اور G2 دونوں بھائیوں کے متعین حصص کو ریکارڈ کرتے ہیں، لیکن طباعت شدہ ریکارڈ سے پتہ چلتا ہے کہ نمائش G1 اور G2 محض کرایہ کی رسیدیں ہیں۔ چونکہ ختیان پرنٹ نہیں کیا گیا تھا، اس لیے ہم

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:52
I attest to the accuracy and
integrity of this document

نے اصل ریکارڈ کے لیے بھیجا اور پتہ چلا کہ ختیان میں اندراجات، جو کہ نمائش F1 اور F2 کی نمائش ہیں، ٹرائل عدالت کے فیصلے میں صحیح طریقے سے نوٹ کیے گئے ہیں۔ لہذا ہمیں ایسا لگتا ہے کہ جو نتائج ہم نے مرتب کیے ہیں وہ مدعا علیہ نمبر 5 کی جانب سے پیش کیے گئے زبانی شواہد کو دیگر فریقوں کی طرف سے پیش کیے گئے شواہد سے زیادہ حمایت دیتے ہیں، اور ایسا ہونے کی وجہ سے، ہم سمجھتے ہیں کہ عدالت عالیہ کے نتائج کو برقرار رکھا جانا چاہیے۔ ہم نمائش-A سلسلہ کے کئی خطوط سے بہت متاثر ہوئے، جو نیچے دی گئی دونوں عدالت عالیان نے حقیقی پائے ہیں۔ خطوط کی صداقت پر ہمارے سامنے حملہ کیا گیا تھا، لیکن ہمیں ٹرائل جج اور عدالت عالیہ کے نتائج کو تبدیل کرنے کی کوئی معقول وجہ نہیں ملتی ہے۔ ان خطوط میں سے ایک میں نمائش A-10 دکھایا گیا ہے، نند کشور داس 12 جون 1934 کو کلدیپ کو لکھتے ہوئے کہتا ہے کہ وہ 25 مونڈ چاول، 7 مونڈ کھیسری اور 75 روپے بھیج رہا تھا اور پھر مزید کہتا ہے: "میں نے اپنے ساتھ تمام اکاؤنٹس لکھ لیے ہیں، جن کی وضاحت آپ کے آنے پر کی جائے گی اور جب آپ آئیں گے تو آپ اپنے حصے کا منصفانہ حساب دیں گے۔" ایک اور خط میں، A-12 کی نمائش کریں، جسے نند کشور نے 15 اکتوبر 1936 کو کلدیپ کو لکھا تھا، سابق میں کہا گیا ہے: "میں نے آپ کو اپنے حصے کے حساب کو مطابقت کرنے کے لیے کئی بار لکھا، لیکن آپ نے اب تک ایسا نہیں کیا۔ میں آپ کو لکھتا ہوں کہ آئیں اور آپ کے حصے کا حساب کی جانچ کریں۔ میرے پاس ابھی پیسے نہیں ہیں۔ اگر آپ کے پاس وقت ہے تو ایک دن کے لیے آئیں اور اکاؤنٹ کو مطابقت کرائیں اور جو آپ کو مل سکتا ہے اسے لے لیں۔" ہمیں ایسا لگتا ہے کہ اگر فریقین واقعی اس اصطلاح کے قانونی معنوں میں مشترکہ ہوتے تو کھاتوں کی جانچ پڑتال اور انہیں مطابقت کرنے کا کوئی سوال ہی نہیں ہوتا اور پیداوار میں کلدیپ کے حصے یا جمع کی گئی رقم کا کوئی حوالہ نہیں ہوتا۔ مناسب نتیجے پر پہنچنا ہے، جیسا کہ مدعا علیہ نمبر 5 کے گواہوں نے کہا ہے کہ اگرچہ حدِ پیمائش کے لحاظ سے کوئی تقسیم نہیں تھی، لیکن دونوں بھائیوں کو حیثیت میں تقسیم کیا گیا تھا اور ان کے متعلقہ حصص کے مطابق جائیدادوں کا فائدہ اٹھایا گیا تھا۔ مدعا علیہ نمبر 5 کی جانب سے متعدد گواہوں سے پوچھ گچھ کی گئی، جنہوں نے اپنے ذاتی علم سے کہا ہے کہ دونوں بھائی الگ الگ گھروں میں رہتے تھے، گدھے میں الگ

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:52
I attest to the accuracy and
integrity of this document

تھے اور پیداوار ان کے درمیان نصف تقسیم کی گئی تھی۔ ہمیں ایسا لگتا ہے کہ دونوں بھائیوں کی علیحدگی کے بارے میں عدالت عالیہ کے فیصلے کو برقرار رکھا جانا چاہیے۔

اپیل گزاروں کی جانب سے درخواست کی گئی تیسری دلیل اس سوال سے متعلق ہے کہ آیا مدعی صرف دیکھ بھال کا حقدار ہے یا نند کشور داس کی چھوڑی ہوئی جائیدادوں میں حصہ لینے کا۔ سدرا کے ناجائز بیٹے کے حقوق پر متکشرا، باب 1، دفعہ 12 میں غور کیا گیا ہے، جس کا عنوان ہے "سدرا کی جائیداد کی صورت میں ایک عورت غلام کے ذریعہ بیٹے کے حقوق"۔ اس متن پر پریوی کونسل نے ویلیاپا بنام نٹراجن ([1]) میں مکمل طور پر غور کیا تھا اور اس سے اخذ کردہ نتائج کا خلاصہ اس طرح کیا گیا تھا:-

"ان کے عزت ماب کی رائے ہے کہ ایک مسلسل باندی کے ذریعہ سدرا کے ناجائز بیٹے کو بیٹے کا درجہ حاصل ہے، اور یہ کہ وہ خاندان کا ایک رکن ہے؛ کہ اسے دی گئی میراث کا حصہ محض دیکھ بھال کے بدلے میں نہیں ہے، بلکہ بیٹے کے طور پر اس کی حیثیت کو تسلیم کرتے ہوئے ہے؛ کہ جہاں باپ نے کوئی علیحدہ جائیداد نہیں چھوڑی ہے اور کوئی جائز بیٹا نہیں ہے، بلکہ وہ اپنے ضمانت داروں کے ساتھ مشترکہ تھا، ناجائز بیٹا ان کے ہاتھوں میں مشترکہ خاندانی جائیداد کی تقسیم کا مطالبہ کرنے کا حقدار نہیں ہے، بلکہ خاندان کے رکن کے طور پر اس جائیداد سے دیکھ بھال کا حقدار ہے۔"

قانون کے اس بیان، جس سے ہم اتفاق کرتے ہیں، کو تین دیگر اچھی طرح سے طے شدہ اصولوں سے پورا کیا جا سکتا ہے، جن میں سب سے پہلے یہ ہے کہ ناجائز بیٹا پیدائشی طور پر اپنے والد کی جائیداد میں کوئی دلچسپی حاصل نہیں کرتا ہے اور اس لیے وہ اپنے والد کے خلاف تقسیم کا مطالبہ نہیں کر سکتا ہے۔ دوسرا، کہ اپنے والد کی موت کے بعد، ناجائز بیٹا باپ کی علیحدہ جائیداد کے شریک شراکت دار کے طور پر کامیاب ہو جاتا ہے اور جائز بیٹے کے خلاف تقسیم کو نافذ کرنے کا حقدار ہوتا ہے۔ اور تیسرا، ایک جائز اور ناجائز بیٹے کے درمیان تقسیم، ناجائز بیٹا اس کا صرف آدھا حصہ لیتا ہے جو وہ لیتا اگر وہ جائز بیٹا ہوتا۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:52
I attest to the accuracy and integrity of this document

ہمیں ایسا لگتا ہے کہ اوپر بیان کردہ دوسری تجویز متکشر امتن کے درج ذیل حصے سے درج ذیل ہے:-

" لیکن باپ کے انتقال کے بعد اگر شادی شدہ بیوی کے بیٹے ہوں تو یہ بھائی غلام عورت کے بیٹے کو آدھے حصے میں حصہ لینے دیں۔"

لہذا اگر ناجائز بیٹا اپنے والد کے جائز بیٹے کے ساتھ شریک شراکت دار ہے، تو یہ ضروری ہے کہ وہ جائز بیٹے کے خلاف تقسیم کا مطالبہ کرنے کا حقدار رہے۔ اس میں کوئی شک نہیں ہو سکتا کہ اگرچہ ناجائز بیٹا باپ کی زندگی کے دوران تقسیم کو نافذ نہیں کر سکتا اور اگرچہ وہ تقسیم کا مطالبہ کرنے کا حقدار نہیں ہے جہاں باپ نے کوئی علیحدہ جائیداد نہیں چھوڑی ہے اور کوئی جائز بیٹا نہیں ہے لیکن وہ اپنے ضمانتوں کے ساتھ مشترکہ تھا، وہ تقسیم کو نافذ کر سکتا ہے۔ موجودہ جیسے معاملے میں، جہاں باپ اپنے ضمانتوں سے الگ تھا اور اس نے علیحدہ جائیداد اور جائز بیٹے چھوڑے ہیں۔

اپیل گزاروں کی جانب سے پیش کیا گیا آخری نقطہ یہ تھا کہ مدعی ان جائیدادوں کے قبضے میں نہ ہونے کی وجہ سے جو مقدمے کا موضوع ہیں، وہ تقسیم کے لیے مقدمہ برقرار نہیں رکھ سکتا۔ یہ دلیل غالب نہیں آسکتا، کیونکہ مدعی بلاشبہ جائیدادوں میں شریک حصہ دار ہے اور جب تک کہ اخراج اور اخراج کی استدعا اور ثابت نہ ہو، جو یہاں معاملہ نہیں ہے، تقسیم کا حقدار رہے۔

اس طرح، اپیل گزاروں کی جانب سے درخواست کیے گئے تمام نکات ناکام ہو جاتے ہیں، لیکن، ایک لحاظ سے، عدالت عالیہ کی ڈگری میں ترمیم کی جانی چاہیے۔ اس کی تعریف کرنے کے لیے مدعا علیہ نمبر 5 کے تحریری بیان کے پیراگراف 8 اور 11 میں دیے گئے درج ذیل بیانات کا حوالہ دینا ہو گا:

"8. کہ یہ مدعا علیہ جاگیر اور کاشت کی زمینوں میں موٹا حصہ رکھتا ہے۔ مہنتھ بدھ پرکاش داس کو الاٹ کیے گئے شمالی گھر میں الگ رہ رہے تھے۔ اسے اور جنوبی حصہ نند کشور داس کے تختے کو مختص کیا گیا تھا، جو 2 حویلیوں میں منقسم سب سے چھوٹا گھر تھا۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:52
I attest to the accuracy and integrity of this document

11. یہ کہ اس مدعاعلیہ کا جاگیر اور کاشت زمینوں سے متعلق C اور D کے تحت گوشوارہ میں دی گئی جائیدادوں میں آٹھ اناسود سے کوئی تعلق نہیں ہے، جو جائز گوشواروں پر نند کشور داس کی ملکیت ہیں اور ان گوشوارہ میں مذکور جائیدادوں سے اس کا کوئی تعلق نہیں ہے۔"

پیراگراف 11 کو مبہم الفاظ میں بیان کیا گیا ہے، لیکن مدعاعلیہ نمبر 5 کے وکیل نے ہمارے سامنے یہ تسلیم کیا کہ مؤخر الذکر کا گوشواروں C اور D کے علاوہ گوشواروں میں طے شدہ جائیدادوں میں کسی بھی دلچسپی کا دعوی نہیں ہے۔ اس طرح کے پیراگراف 8 اور 11 کا مقصد ہونے کی وجہ سے، ڈگری کو یہ فراہم کرنا چاہیے کہ مدعاعلیہ نمبر 5 صرف گوشواروں C اور D میں طے شدہ جائیدادوں میں حصہ کا حقدار ہو گا اور دوسرے گوشواروں میں طے شدہ جائیدادوں میں اس کا کوئی حصہ نہیں ہو گا۔ اس ترمیم کے تابع، عدالت عالیہ کی ڈگری کی تصدیق کی جاتی ہے، اور اس اپیل کو مسترد کر دیا جاتا ہے۔ وہاں اخراجات کے حوالے سے کوئی حکم نہیں۔

اپیل مسترد کر دی گئی۔

اپیل گزاروں کے لیے ایجنٹ: نونیت لال۔

چوتھے مدعاعلیہ کے قانونی نمائندے کے لیے ایجنٹ: آر۔ این۔ سچتھے۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:52
I attest to the accuracy and integrity of this document